اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 405:

غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنے کا حکم:

احناف کے نزدیک نمازِ جنازہ کے صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ نمازِ جنازہ سامنے موجود ہو، اس لیے اگر نمازِ جنازہ سامنے موجود نہ ہو تو نمازِ جنازہ درست ہی نہیں ہوگی۔ اس سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ چوں کہ غائبانہ نمازِ جنازہ میں میت سامنے موجود ہی نہیں ہوتی اس لیے غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنا درست نہیں۔ اس لیے فقہ حنفی کے پیروکاروں کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ میں شرکت کرنا درست نہیں۔

غائبانہ نمازِ جنازہ سے متعلق ایک شبہ کا اِزالہ:

بعض حضرات یہ شبہ پیش کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت نجاشی حاکم رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی، جس سے غائبانہ نماز جنازہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ احناف کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ اس لیے جائز نہیں کہ نمازِ جنازہ درست ہونے کے لیے سامنے میت کا موجود ہونا ضروری ہے، اور حضرت نجاشی کے اس واقعہ سے متعلق احناف کا موقف یہ ہے کہ یا تو یہ حضور اقدس ﷺ کی خصوصیت تھی اور یا یہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں تھا کیوں کہ اللہ تعالی نے معجزاتی طور پر حضور اقدس ﷺ کے سامنے سے تمام حجابات ہٹا دیے تھے اور حضور اقدس ﷺ بلکہ حضرات صحابہ کو بھی حضرت نجاشی کی میت سامنے نظر آرہی تھی، جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہو گیا ہے، ان کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں، چنانچہ حضور اقدس ﷺ آگے بڑھے اور صحابہ ان کی اقتدا میں کھڑے ہوئے، تو حضور اقدس ﷺ نے چار تکبیرات کہیں، اور صحابہ کو یہی خیال رہا کہ جنازہ ان کے سامنے موجود ہے۔

- صحیح ابن حبان میں ہے:

3102- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ

ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: «أَنْبَأَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَصَفُّوا خَلْفَهُ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، وَهُمْ لَا يَظُنُّونَ إِلَّا أَنَّ جَنَازَتَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ».

فتاویٰ جات

- دار الافتاء دار العلوم دیو بند:

احناف اور مالکیہ کے نزدیک نمازِ جنازہ غائبانہ جائز نہیں، امام شافعی اور امام احمد ابن حنبل رحمہا اللہ تعالی کے نزدیک جائز ہے، حنفی و مالکی مسلک کی دلیل یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت نجاشی شاہِ حبشہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی وہاں در حقیقت تمام حجابات اٹھا دیے گئے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے معجزہ کے طور پر نجاشی کا جنازہ کر دیا گیا تھا، تو ایسی صورت میں وہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ تھی۔ تفصیل کے لیے دلائل کے ساتھ ابو داؤد شریف کی شرح بذل المجہود ملاحظہ کر لیں۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں بے شمار واقعاتِ وفات پیش آئے، بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت و وفات کے واقعات ہوئے، مگر ثابت نہیں کہ نمازِ جنازہ غائبانہ کا معمول اور عادتِ شریفہ رہی ہو، خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دور دراز علاقوں میں مقیم تھے، مگر ثابت نہیں کہ انھوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی ہو، خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عہدِ مبارک میں بھی غائبانہ نمازِ جنازہ کا معمول کہیں منقول نہیں ملتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (جواب نمبر: 155387)

- دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن:

نمازِ جنازہ کی شرائط میں سے یہ ہے کہ میت نماز پڑھنے والے کے سامنے موجود ہے، اگر میت وہاں موجود نہ ہو تو نماز صحیح نہ ہو گی، لہٰذا غائبانہ نمازِ جنازہ شرعاً درست نہیں ہے۔ حنفی مقلد کے لیے غائبانہ نمازِ جنازہ میں شرکت جائز نہیں ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

فلا تصح على غائب، وصلاة النبي ﷺ على النجاشي لغوية أو خصوصية). باب صلوة الجنازة، 209/2،ط: سعيد) **فقط واللہ اعلم**۔(فتویٰ نمبر: 144010200256)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
7ربیع الاوّل1442ھ/25اکتوبر2020
03362579499